

امام البنا کا اسلوب تفسیر

فصح اللہ عبد الباقی

امام حسن البنا کو قرآنی شخصیت کے لقب سے نوازا گیا ہے۔ انھوں نے نہ صرف اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے مثالی مردان کا رتیار کیے بلکہ تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت اور بہت سے دیگر موضوعات پر قلم اٹھایا اور ایک قابل قدر علمی ذخیرہ چھوڑا۔

امام حسن البنا شہید اگرچہ پورے قرآن مجید کی تفسیر تو نہ لکھ پائے، لیکن تقریباً ۱۵ برس تک مختلف جرائد میں قرآنی آیات کی تفسیر و توضیح کرتے رہے۔ یہ تفسیری لوازمہ تین ضخیم کتابوں کی صورت میں مرتب ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ ان میں سے ۳۶۶ صفحات پر مشتمل ایک مجموعہ مقاصد القرآن الکریم ان کے بیٹے احمد سیف الاسلام البنا کا مرتب کردہ ہے، جب کہ باقی دو مجموعے التفسیر اور خواطر من وحی القرآن استاذ جمعہ امین نے مرتب کیے ہیں۔

اس امر کا تذکرہ دل چسپی سے خالی نہ ہوگا کہ امام حسن البنا کی یہ خواہش تھی کہ وہ اپنے تحریکی ساتھیوں کی تربیت اور اصلاح معاشرہ کے عمومی مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن مجید کی ایک عام فہم تفسیر لکھیں۔

اخوانی مجلہ الشہاب کے پہلے شمارے میں انھوں نے اپنی تفسیری کاوشوں کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھا: ”قرآن مجید اسلام کا اولین اور اہم ترین ماخذ ہے۔ اس ناطے سے اس مجلے کے صفحات کا تفسیر قرآن اور علوم قرآن سے آراستہ ہونا ایک لازمی امر ہے۔ میں ایک طویل عرصے تک سوچتا رہا کہ تفسیر قرآن کے وسیع میدان میں کس دروازے سے داخل ہوا جائے؟ آخر کار یہ طے کیا کہ سید رشید رضا مرحوم کی تفسیر المنار کی تکمیل کی جائے۔ چنانچہ ۱۸ مئی ۱۹۳۹ء سے،

جب علامہ رشید رضا کا مجلہ المنار اخوان کے سپرد کیا گیا، میں نے سورہ رعد کی تفسیر لکھنے سے اس سمت قلم اٹھایا۔ لیکن اخوان کے زیر انتظام اس وقیع علمی و دینی مجلے کے صرف چھ شمارے شائع ہو پائے تھے کہ حکومت نے اس کی اشاعت پر پابندی لگا دی۔ یوں تفسیر کا یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس موقع پر میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ تفسیر المنار کی تکمیل بہت وقت چاہتی ہے، اس لیے اس کی تکمیل ان علمائے کرام پر چھوڑ دینی چاہیے جن کے پاس نسبتاً زیادہ وقت ہے اور جو اس کام کی تکمیل کے لیے مناسب قدرت و اہلیت بھی رکھتے ہیں۔ اب میں نے اپنے ذاتی اسلوب میں قرآنی آیات کی تشریح و توضیح کا آغاز کیا ہے۔ میرا عزم ہے کہ سورہ فاتحہ سے شروع کر کے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ فہم کے مطابق، درجہ بدرجہ آخر تک مکمل قرآن مجید کی تفسیر لکھوں۔ ارادہ ہے اس تفسیر میں قرآن کے عمومی مقاصد کو مسلسل پیش نظر رکھا جائے۔ ترتیب آیات کی حکمت، موضوع کی وحدت اور عمومی فوائد ساتھ ساتھ واضح کیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال رہی تو اس تفسیری مجموعے کا عنوان مقاصد القرآن الکریم ہوگا۔“

ہفت روزہ الاخوان المسلمین کے پہلے شمارے، ۱۵ جون ۱۹۳۳ء سے انھوں نے اس تفسیر کے لکھنے کا باقاعدہ آغاز کیا اور یہ بابرکت سلسلہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۸ء تک برابر جاری رہا۔ مجلہ الاخوان المسلمین کے علاوہ دیگر مجلات النضال، النذیر اور الشہاب میں بھی یہ تفسیری دروس شائع ہوتے رہے۔

احوال تفسیر

مفسرین قرآن کے ہاں ہمیں مختلف مکاتب فکر ملتے ہیں۔ بعض مفسرین نے صرف احکام القرآن کو بنیاد بنایا ہے۔ بعض نے لغوی، صرفی اور نحوی مباحث کو ترجیح دی ہے۔ بعض تقاسیر کلامی انداز کی ہیں اور بعض متصوفانہ رنگ میں لکھی گئی ہیں۔ بعض تقاسیر قرآن کے علمی اعجاز کو واضح کرتی ہیں اور بعض قرآن کی ادبی شان کو اجاگر کرتی ہیں۔ ہر مفسر کا اپنا رنگ ہے اور ہر تفسیر کا اپنا دائرہ۔ ان سب کے پہلو بہ پہلو ایسے مفسرین بھی نظر آتے ہیں، جنھوں نے قرآن مجید کو ایک زندہ، تحریر کی اور انقلابی کتاب کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ قرآن کو رہنمائے زندگی کے طور پر اس طرح پیش کرتے ہیں کہ اس کی تعلیمات اپنا جگہ حاصل کر کے ہر انسان کی تصویر پیش کر دیتی ہیں۔

امام حسن البنا بھی انھی مفسرین کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ خود ان کے اپنے الفاظ میں: میری نظر میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تفسیر کا مقصد یہ ہے کہ آیات قرآنی کے مطالب کو اس انداز سے واضح کیا جائے کہ قاری کو آیت کا درست مفہوم اور صحیح مراد سمجھ میں آجائے، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس کا درست طور پر ایسا اثر قبول کرے کہ جس کے نتیجے میں اس کی زندگی بدل جائے۔ مزید یہ کہ اس آیت میں جو احکام بیان ہوئے ہیں، یا اس میں جو عبرت اور نصیحت کے پہلو ہیں، ان سے خوب واقف ہو جائے۔ (ہفت روزہ الاخوان المسلمین، ۱۵ جون ۱۹۳۳ء)

الاخوان المسلمین کے پہلے شمارے میں انھوں نے درج ذیل ۱۰ بنیادی اصولوں کا ذکر کیا جو ان کے مطابق تفسیر کرتے ہوئے ان کے پیش نظر رہیں گے۔ ان کے نزدیک ان اصولوں پر عمل، مختصر وقت اور کم محنت سے تفسیر قرآن کے حقیقی مقصد کے حصول میں معاون ہوگا:

۱۔ مفردات قرآنی (الفاظ و کلمات) کی مختصر لغوی توضیح اور تراکیب (نحوی) کا اجمالی بیان۔

۲۔ مطالب کی وضاحت کے لیے آسان اور سلیس زبان کا استعمال، اور معانی و مطالب

کے بیان میں توازن و اعتدال۔

۳۔ (قرآن مجید میں مذکور) واقعات اور قصص سے متعلقہ لوازم کی مناسب چھان بین، یعنی صرف انھی تفصیلات کا ذکر جن کا آیات قرآنی سے کوئی نہ کوئی تعلق ہو اور جس کی تائید میں دلیل اور ثبوت موجود ہو۔

۴۔ قرآن مجید کے معانی کو انسان کی روزمرہ زندگی کے مختلف علمی، اجتماعی اور اخلاقی

پہلوؤں سے جوڑنا۔

۵۔ اسباب نزول کا ذکر اور آیات کے ساتھ ان کا ربط واضح کرنا۔

۶۔ زیر تفسیر آیت سے متعلقہ احادیث کا ذکر جن سے ان کی صحیح مراد اور مفہوم واضح

ہوتا ہو۔

۷۔ زیر تفسیر آیت قرآنی سے عبرت اور نصیحت کے پہلو اور فقہی احکام کا استنباط۔

۸۔ اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ اختیار کرنا، تاویلات، بے جا بحث اور کٹ جتنی سے

کامل احتراز کرنا اور مختلف آراء میں سے کسی ایک راہ پر کھینچ کر حق میں بے جا تعصب کا مظاہرہ نہ کرنا۔

۹۔ تفسیر کے اختتام پر بعض لغوی اور اصولی مباحث کا اضافہ کرنا، تاکہ اس میں مزید بحث کے متغنی افراد کو تحقیقی مواد مل سکے۔

۱۰۔ بعض مفسرین جن مغالطوں کا شکار ہوئے ہیں، ان سے خبردار کرنا اور مختلف شبہات کا ازالہ کرنا تاکہ مخصوص اغراض رکھنے والے انھیں کسی آیت قرآنی پر اعتراض کا ذریعہ نہ بنالیں۔

امام حسن البنا ایک بلند پایہ عارف ربانی اور صاحب نظر محقق تھے۔ آپ قرآن کو سمجھنے کے طریقے کی نشان دہی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: ایک دفعہ مجھ سے میرے ایک ساتھی نے دریافت کیا کہ قرآن کریم کی سب سے اچھی اور بہترین تفسیر کون سی ہے، اور قرآن فہمی کا آسان ترین طریقہ کیا ہے؟ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس سوال کا جواب ایک لفظ میں سمجھا دیا اور میں نے کہا: قلبک، یعنی قرآن پاک کی بہترین تفسیر اور قرآن کریم سمجھنے کا بہترین طریقہ 'آپ کا دل' ہے۔

بلاشبہ مومن کا دل ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی عمدہ ترین تفسیر اور اس کو سمجھنے کا کامیاب ترین ذریعہ ہے۔ اس لیے کہ جب ایک بندہ مومن تدبر و انہماک اور نہایت عاجزی اور خشوع کے ساتھ اپنے دل کی پراگندگی کو دور کرتے ہوئے انتہائی یکسوئی کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے رشد و ہدایت کی درخواست کرتے ہوئے دست بہ دعا ہوتا ہے، اور ساتھ ہی ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو پیش نظر رکھتے ہوئے شان نزول کو اس کے ساتھ جوڑ دیتا ہے تو لامحالہ اس وقت وہ قرآن کریم کے حقیقی فہم کو پالیتا ہے۔ اس کے بعد اگر وہ تفسیر کی کسی خاص کتاب کا مطالعہ کرتا بھی ہے تو وہ صرف اور صرف اس لیے ہوتا ہے کہ کسی مشکل لفظ کے معنی یا کسی مبہم ترکیب کو سمجھے یا پھر قرآن کے فہم اور اس کے معانی کے ادراک کے لیے اپنی علمی صلاحیت و ثقاہت کو بڑھائے۔ گویا کہ قرآن فہمی کے مذکورہ طریقے کو اختیار کرنے کے بعد کتب تفسیر کا مطالعہ فہم قرآن میں عمدہ معاون کے طور پر ہوتا ہے۔ ایسی قرآن فہمی پھر اس شخص کے لیے اس نور کی مانند بن جاتی ہے جو کہ ہمیشہ اس کے دل کی دنیا کو منور کیے رکھتا ہے، اور اس کی کرنوں کی بدولت اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں روشنی نصیب ہو جاتی ہے۔

حسن البنا اکثر محمدیہ کی اس وصیت کا حوالہ دیا کرتے تھے جس میں انھوں نے کہا تھا:

”قرآن پاک کی“ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (

سمجھنے کی کوشش کرو، اور اس مبارک کتاب سے نصائح اور دروس اسی طریق پر تلاش کرو جس طرح کہ نزول وحی کے ایام میں صحابہ کرام سمجھا کرتے تھے۔ کسی مشکل لفظ کو سمجھنے یا کسی مبہم ترکیب کے حل کے علاوہ تفسیر کی متعدد وجوہ کے پیچھے نہ پڑو، بلکہ اس کے بنیادی و حقیقی معنی اور مراد کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلو، جس کی طرف قرآن تمہیں دعوت دیتا ہے اور اسی راے کی اتباع کرو جس کا تم سے قرآن مجید مطالبہ کرتا ہے۔

امام البناؒ نے اپنے اس طرز تفسیر اور اسلوب قرآن فہمی میں دسیوں بار علمائے کرام اور مفسرین عظام کی عظمت اور ان کی علمی کاوشوں کا اعتراف کیا ہے۔ ان کے اس اسلوب تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان تب ہی قرآن میں سے قیمتی جواہرات کو حاصل کر سکے گا جب وہ مختلف تفسیری بحثوں میں الجھنے کے بجائے، ان قیل و قال کو چھوڑ کر آزاد اور صاف ستھرے ذہن کے ساتھ قرآنی علوم و معارف کے بحرِ زخار میں غوطہ زن ہو جائے۔ اگر ہم اس اسلوب تفسیر اور قرآن فہمی کے وہ ۱۰ اصول مد نظر رکھیں جنہیں امام حسن البناؒ نے پیش کیا ہے اور پھر ان کے تفسیری دروس کا مطالعہ کریں تو ان کی تفسیری کاوشوں کو ان کا عملی نمونہ پائیں گے۔

آسان اور سلیس عبارت کا استعمال، واقعات اور قصص کے حوالے سے تحقیقی انداز بیان، مفردات قرآن کی لغوی تحقیق، عملی زندگی سے معانی قرآن کا ربط و تعلق، آیات کے متعلق احادیث نبویؐ کا بیان، آیات کریمہ سے دروس و نصیحت کا استنباط، فقہی اور فروعی مسائل میں متوازن اور معتدل منہج، اغلاط اور شبہات پر تنبیہ اور ان کا مدلل جواب، اور تحریر میں وہ سحرانہ اثر اور مٹھاس جو کہ عقل، جسم اور روح کو بیک وقت اپیل کرتی ہے اور جس کا پایا جانا ایک ولی اللہ اور ایک بلند وبالا روحانی مقام پر فائز شخصیت ہی کی تحریروں میں ممکن ہے۔ امام حسن البناؒ کا اسلوب تفسیر ان تمام خوبیوں کا مجموعہ ہے۔

ترجمان القرآن

انٹرنیٹ پر دیکھا جا سکتا ہے

www.tarjumanulquran.org